واقفینِ نَو بچّوں کی اُس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ عام بچّوں سے مختلف دکھائی دیں

نیک باتوں کے نیک ارادے پُورے کرنے کے لئے ہمیشہ خدا تعالیٰ سے دُعا کے ذریعے مدد مانگیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | جمعرات ۱۲ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ، ۲۵ وفا ۱۳۷۰ ہش، ۲۵ جولائی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۶۲

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

مکرم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید ربوہ مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم نصیر احمد صاحب قمر پرائیویٹ سیکرٹری نے لندن سے بذریعہ فون مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۹۱ء کو محترمہ سیّدہ بیگم صاحبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت سے متعلق حسب ذیل رپورٹ دی ہے:-

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں اور آج بخیریت لندن پہنچ گئی ہیں۔"

احباب کرام محترمہ سیّدہ بیگم صاحبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کرتے رہیں۔

ہر موقع اور محل کے مطابق ان لوگوں کی دُعائیں قرآنِ کریم میں موجود ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام نازل کئے

خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۴ ہجرت ۱۳۷۰ ہش (۲۴ مئی ۱۹۹۱ء) بمقام بیت الفضل لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"انعام یافتہ خدا کے پاک بندوں کی وہ دُعائیں جو قرآن کریم میں محفوظ ہیں ان کے ذکر میں کچھ ایسی دُعائیں نظر سے رہ گئی تھیں جو اس سے پہلے گزر چکی ہیں۔ جہاں تک مَیں پہنچا ہوں اور اب جب دوبارہ تحقیق کرائی گئی کہ کہیں کوئی ایسی دُعا نظر سے رہ تو نہیں گئی تو چند دُعائیں سامنے آئی ہیں اس لئے اب مَیں وہ دُعائیں پہلے آپ کے سامنے پیش کروں گا اس کے بعد جہاں سلسلۂ مضمون چھوڑا تھا وہاں سے پھر شروع کروں گا۔

نقصان کے وقت مانگی جانے والی دُعا کی حکمت

سب سے پہلی دُعا جو روزمرّہ عام طور پر مسلمانوں کے استعمال میں رہتی ہے۔ خواہ وہ اس کا مطلب سمجھتے ہوں یا نہ (سمجھتے) ہوں وہ (-) ہے۔ غالباً یہ اس لئے نظر سے رہ گئی تھی کہ اس میں بظاہر دُعا کا رنگ نہیں ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ مگر جو موقع ہے، جہاں یہ استعمال ہوتی ہے وہ نقصان کا موقع ہے اور اس دُعا کے نتیجہ میں بسا اوقات انسان کی گمشدہ چیزیں مل جاتی ہیں اور بہت سے نقصان پُورے ہو جاتے ہیں۔ قرآن کریم نے یہ دُعا نقصانات کے ذکر ہی میں بیان فرمائی اور فرمایا کہ میرے مومن بندے ایسے ہیں جب ان کو کئی قسم کے مالی، جانی، پھلوں وغیرہ کے نقصانات پہنچتے ہیں۔ مصیبتوں میں وہ آزمائے جاتے ہیں تو ان کا یہ قول ہوتا ہے (-) ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہ ایک بہت ہی مؤثر دُعا ہے۔ مَیں نے ایک دفعہ پہلے خطبہ میں اس کا ذکر بھی کیا تھا کہ بعض بچّوں پر مَیں نے اس کو آزما کر دیکھا اور انہوں نے جب توجہ سے بہت چھوٹی عمر میں بطور دُعا اسے پڑھنا شروع کیا تو بسا اوقات ان کی گمشدہ چیزیں حیرت انگیز طور پر ملتی تھیں اور ان تجارب کا بہت گہرا نقش ان کے دل و دماغ پر جم گیا اور ہمیشہ کے لئے ان کی دُعا کی طرف توجہ ہو گئی لیکن یہ ایک ایسی دُعا ہے جس میں کوئی چیز ملے یا نہ ملے دُعا اپنی ظاہری صورت میں مقبول ہو یا نہ ہو یہ دُعا وہ فائدہ پہنچا جاتی ہے جو نقصان کو پُورا کرنے والا فائدہ ہے بلکہ اس سے بڑھ کر۔

جو کھویا گیا وہ اللہ ہی کا تھا

اس میں توجہ یہ دلائی گئی ہے کہ جو کچھ ہم نے کھویا ہے درحقیقت یہ ہمارا نہیں تھا۔ اللہ ہی کا تھا۔ ہر چیز جو کائنات میں پیدا ہوئی ہے وہ خدا ہی نے پیدا فرمائی ہے۔ اصل ملکیّت اُسی کی ہے۔ یہاں تک کہ ہم بھی تو اسی کے ہیں۔ (-) اور ہم نے بالآخر اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے پس تھوڑی سی چیز کے گم جانے کا کیا غم کرنا۔ اس عارضی نقصان پہ رونے دھونے کا کیا فائدہ۔ ہم بھی تو ہمیشہ یہاں نہیں رہیں گے۔ یہ دوسرا مضمون شروع ہو جاتا ہے۔ اور یہ غم بھی عارضی ہے کیونکہ بالآخر ہر چیز خدا ہی کی طرف لوٹائی جائے گی اور ہم اس دارِ فانی سے عالمِ بقا کی طرف واپس لوٹ آئیں گے۔ یہ دُعا بہت ہی گہری ہے اور دُعا کا رنگ اس میں اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ خدا مالک ہے اور چونکہ وہ مالک ہے اس لئے ہر چیز بالآخر اُسی کی طرف لوٹے گی۔ تو ایک قسم کا خاموش دُعا کا رنگ یہ بنتا ہے کہ اے خُدا تُو نے ہمیں عارضی ملکیت دی تھی۔ تُو جو مستقل مالک ہے۔ سب چیزیں تیری طرف لوٹتی ہیں۔ تو ہماری عارضی ملکیت بھی ہماری طرف لوٹا دے۔ یہ وہ ایک خاموش دُعا کا رنگ ہے جو اس مضمون میں داخل ہے۔ چنانچہ اگر آپ اس کو سمجھ کر اور غور سے اور عاجزی سے یہ دُعا کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بسا اوقات اس دُعا کے نتیجہ میں حیرت انگیز طور پہ نہ صرف نقصان پُورے ہوتے ہیں بلکہ ان سے بہت بڑھ کر عطا کیا جاتا ہے۔ وہ جماعت کے مخلصین جنہوں نے مختلف ابتلاؤں میں بسا اوقات اپنا سب کچھ کھو دیا۔ جو کچھ تھا ان کے ہاتھ سے جاتا رہا۔ گھر لوٹ لئے گئے۔ دکانیں جلا دی گئیں اور جو کچھ سرمایہ تھا وہ لوگ جنہوں نے قرضے دینے تھے لے بھاگے۔ تجارتوں میں اکثر ایسے قرضے ہوتے ہیں جن کے آنے جانے کے ساتھ تجارت چلتی ہے اور انہوں نے صبر کا نمونہ دکھایا اور یہی کہا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(-)۔ (ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) اور اس کے نتیجہ میں ایک ایک کی جگہ دس دس دکانیں بنیں۔ جہاں چند دکانیں احمدیوں کی جلائی گئی تھیں وہاں بازار احمدیوں کے ہو گئے۔ ایک مکان تھا تو پھر مختلف بچوں کے لئے الگ الگ مکان بنانے کی توفیق ملی۔ پس یہ ایک ایسا تجربہ ہے جس کے پیچھے جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ آج کے زمانہ میں گواہ کھڑی ہے اور اس سے پہلے (-) تمام تاریخ مختلف ممالک میں اس بات پر گواہ ہے کہ یہ ایک بہت ہی مؤثر دعا ہے۔ پھر عجز سکھاتی ہے اور بظاہر کچھ بھی نہ ملے تو ایک عظیم الشان چیز ملنے کی بشارت دیتی ہے۔ وہ لوگ جو عجز کے ساتھ دنیا سے تعلق رکھنے کی بجائے خدا سے تعلق رکھتے ہیں۔ دنیا سے راضی ہونے کی بجائے خدا سے راضی رہتے ہیں۔ ان کے لئے اس میں یہ خوشخبری ہے کہ تم خدا کی کھوئی ہوئی چیز خدا کو مل جاؤ گے۔ سب سے بڑی دولت جو دنیا میں ممکن ہے اور سوچی جا سکتی ہے یا دنیا میں کیا دنیا و ما فیہا، آخرت ہر لحاظ سے انسان کے ادراک میں جو چیز سب سے زیادہ قیمتی آسکتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ تو فرمایا تم تھوڑا سا کھونے کے نتیجہ میں کیوں غم کر رہے ہو۔ تم اپنے ربّ کو پا لو گے۔ اور یہ جو مضمون ہے اس میں (اصحابِ ایمان) کے لئے خصوصیت سے اس لئے خوشخبری ہے کہ اللہ کی طرف اگرچہ ہر چیز لوٹے گی لیکن قرآن کریم فرق کر کے دکھاتا ہے۔ قرآن کریم ہمیں یہ بتاتا ہے کہ وہ لوگ جو خدا کے بندے ہیں جن کی روح خدا کی طرف ہمیشہ لوٹتی رہتی ہے جن کا تصوّر خدا کی طرف لوٹتا رہتا ہے۔ اصل رجوع ان کا ہوگا۔ اور جو دنیا کے بندے ہیں وہ خدا کی طرف نہیں لوٹائے جائیں گے۔ یہ مضمون قرآن کریم کی ایک الگ آیت میں واضح طور پر بیان فرما دیا گیا۔ بظاہر ان دو باتوں میں تضاد ہے۔ بظاہر ایک آیت یہ کہتی ہے کہ ہر چیز کائنات کی بالآخر خدا کی طرف لوٹائی جائے گی اور قرآن کریم بعض دوسری جگہوں پر اس مضمون کو کھول کر بیان فرماتا ہے کہ بالآخر ساری کائنات کی صف لپیٹ دی جائے گی اور کچھ بھی نہیں رہے گا۔ جو کچھ تھا وہ پھر عدم ہو جائے گا۔ صرف خدا کی ذات باقی رہے گی۔ تو زندگی ہو یا بے جان چیزیں، ہر چیز اسی کی طرف لوٹنے والی ہے۔ دوسری جگہ فرمایا کہ خدا کے وہ بندے جو متکبّر ہیں، جو دنیا میں کھوئے جاتے ہیں ان کا رجوع نہیں ہوگا۔ وہ خدا کی طرف نہیں لوٹائے جائیں گے۔ ان دو باتوں میں تضاد نہیں ہے۔ معنی یہ ہیں کہ وہ خدا کو پائیں گے نہیں۔ اندھے لوٹائے جائیں گے، لوٹیں گے مگر دیکھیں گے کچھ نہیں۔ ان کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔ پس یہاں ان لوگوں کے لئے خوشخبری ہے جو کچھ کھوتے ہیں اور صبر کرتے ہیں۔ اور دل کو تسلّی دیتے ہیں کہ سب کچھ خدا کا تھا۔ اس کی طرف چلا گیا تو کیا ہے۔ ہم نے بھی تو اسی کی طرف جانا ہے۔ ان کے لئے خوشخبری یہ بن جاتی ہے کہ تم نے کچھ کھویا ہے اس سے بہت زیادہ پا لو گے۔ اور مخلوق کھوئی ہے تو خالق کو پا لو گے۔ اس لئے اس دعا کی گہرائی میں اتر کر اس کے سارے پہلوؤں پر غور کر کے خود بھی اس دعا سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اپنے بچوں کو بھی شروع ہی سے یہ دعا سکھانی چاہئے۔ یہ سورہ البقرہ آیت ۱۵۷ ہے۔

وقفِ نو کی سکیم کی بنیادی دعا

اس کے بعد ایک دعا آل عمران کی رہ گئی تھی۔ یہ آیات ۳۶ تا ۳۸ ہیں۔ اس میں یہ ذکر ہے کہ (-)

یاد کرو وہ وقت جبکہ آل عمران کی ایک عورت نے اپنے ربّ سے یہ التجا کی کہ اے میرے رب جو کچھ میرے پیٹ میں ہے اسے آزاد کر کے میں نے تیری نذر کر دیا۔ پس تو میری طرف سے جس طرح ہو اسے قبول فرما لے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

یہ دعا وہ دعا ہے جس کی روشنی میں میں نے وقفِ نو کی تحریک کی تھی اور یہ تحریک کی تھی کہ عورتیں جو امید رکھتی ہیں یا آئندہ توقع رکھتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی گود بھرے گا وہ بچے کی پیدائش سے پہلے اسے وقف کریں۔ میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ عام طور پر اس سے پہلے جتنی وقف کی تحریکیں ہوئی ہیں ان میں عورتوں کے وقف کے لئے کوئی گنجائش نہیں تھی اور یہ ہماری خواتین پر بہت زیادتی ہے کہ ان کے لئے وقف کا کوئی نظام ہی نہ ہو گویا یہ نعمت صرف مردوں ہی کے لئے رہ گئی ہے۔ پس اس آیت سے مجھے یہ روشنی ملی کہ اگر مائیں یہ عہد کریں کہ میرے پیٹ میں جو کچھ ہے اے خدا میں تیرے حضور پیش کرتی ہوں پھر جو لڑکی ہو گی وہ بھی وقف ہو گی اور بعض دفعہ ایسی وقف لڑکی، لڑکوں سے بہت بہتر اور مقدر والی ثابت ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مریم کے معاملہ میں ہوا جو آل عمران کی اس دعا کے نتیجہ میں پیدا ہوئیں (-) اے میرے خدا جو کچھ میرے پیٹ میں ہے میں نے تیرے حضور پیش کر دیا (-) آزاد کرتے ہوئے (-) جو یہ دعا کرتے ہیں ان کو اس کا مضمون پیش نظر رکھنا چاہئے۔ جب ہم زندگی وقف کرتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے آزادی سے قید کی طرف جا رہے ہیں۔ اپنی ساری آزادیاں کھو دیں اور ہمیشہ کے لئے وقف کی زنجیروں میں باندھے گئے اور بہت سے واقفین بچے ہیں جن کو ان کے والدین یہی بتاتے ہیں کہ دیکھو سوچ سمجھ کر وقف کرو۔ عمر بھر کی قید ہے۔ تمہارا اپنا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ اپنی مرضی قربان ہو جائے گی۔ کوئی اپنا وطن نہیں رہے گا۔ جماعت جہاں چاہے گی تمہیں اٹھا کر بھیج دے گی اور پھر جتنی دیر چاہے گی وہاں رکھے گی۔ جس حال میں چاہے گی وہاں رکھے گی۔ تو بہت ہی مشکل زندگی ہو گی۔ یعنی دنیا کے لحاظ سے معمولی گزارا تو اور بات ہے لیکن اپنی مرضی کی ایسی قربانی کہ اپنی مرضی اپنی نہ رہے یہ ایک بہت زبردست قربانی ہے۔

حقیقی آزادی وقف میں ہے

اس کے برعکس قرآن کریم وقف زندگی کو ایک بالکل اور رنگ میں پیش فرماتا ہے اس صاحبِ حکمت عورت نے یہ دعا کی کہ اے خدا جو کچھ میرے پیٹ میں ہے۔ میں تیرے حضور پیش کر کے اس کو آزاد کرتی ہوں۔ آزاد کس سے؟ دنیا کے جھنجھٹوں سے۔ شیطان کی غلامی سے۔ ہر اس چیز سے جو غیر اللہ ہے یا غیر اللہ کی طرف سے آتی ہے اس سے میں اسے آزاد کرتی ہوں۔ یعنی آزادی کی ایک نئی تعریف فرما دی گئی۔ یہ بتایا گیا کہ حقیقی آزادی وقف میں ہے جو خالصۃً خدا کی خاطر ہوا کرتا ہے اور جو خدا کا غلام ہو جائے وہ ہر غیر اللہ کی غلامی سے نجات پا جاتا ہے۔ اور یہ وہ تجربہ ہے جو حقیقی واقفین کو ہمیشہ ہوتا رہتا ہے اور جو وقف کی روح کو سمجھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ انہوں نے ایک اللہ کی غلامی قبول کر کے ہزار غلامیوں سے نجات پا لی ہے۔ پس یہ بھی ایک رنگ سمجھانے کا ہے۔ اس دعا کو سمجھ کر اس کے مطابق اپنے واقف بچوں کی تربیت کرنی چاہئے اور اس رنگ میں جب تربیت کریں گے تو کوئی شخص اپنی وقف زندگی کو بوجھ محسوس نہیں کرے گا۔ اس میں کسی پابندی پر تلخی محسوس نہیں کرے گا بلکہ حقیقی آزادی یہی سمجھے گا کہ خدا کے سوا ہر دوسری چیز سے ہر دوسری قید سے وہ آزاد ہو چکا ہے (-) اے خدا! تو بہت ہی سننے والا اور بہت ہی جاننے والا ہے۔ اب دیکھیں کتنی پُر حکمت دعا ہے۔ کتنی گہری دعا ہے اور ایک عورت کو سجھائی گئی جو نبی نہیں تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی ایسی قدر فرمائی کہ قرآن کریم میں اس دعا کو ہمیشہ کے لئے محفوظ فرما دیا اور واقفین کے لئے اس دعا کو ایک ماڈل بنا کر پیش کیا۔ پس وقفِ نو کے سب بچے اسی دعا کی حکمت کا فیض ہیں۔ جو میرے دل میں ڈالی گئی اور اسی کے نتیجہ میں یہ وقفِ نو کی تحریک ہوئی۔

خدا تعالیٰ کا لطیف مذاق

(-) کہہ تو یہ بیٹھی تھیں کہ جو کچھ ہے تیرے حضور ہے اور دماغ میں یہ تھا کہ لڑکا ہوگا۔ یہ بھی خدا کے عجیب رنگ ہیں۔ قرآن کریم میں جب آپ یہ دعائیں پڑھتے ہیں اور انکی قبولیت کا حال دیکھتے ہیں تو بہت ہی لطیف مذاق خدا کی طرف سے چلتا ہے۔ ایک بہت ہی گہرا رابطہ ہے۔ دعا میں اور قبولیت میں۔ اللہ تعالیٰ نے کہا اچھا، جب تو نے یہ کہا کہ جو کچھ ہے، تو پھر میری مرضی جو کچھ پیدا کروں۔ ضروری نہیں کہ بیٹا ہی ہو۔ چنانچہ جب بیٹی پیدا ہوئی تو اس نے کہا (-) میری تو بیٹی پیدا ہو گئی (-) حالانکہ خدا زیادہ جانتا ہے کہ اس نے کیا پیدا کیا تھا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ خدا کو بتا رہی تھی کہ بیٹی ہے حالانکہ وہ جانتا ہے۔ یہ تو عام سادہ معنی ہیں۔ لیکن اس سے بھی زیادہ گہرے معنی یہ ہیں کہ اس کو کیا خبر تھی کہ جو بیٹی پیدا کر رہی ہے وہ بیٹوں سے بہت افضل ہو گی۔ وہ تو ظاہر کو دیکھ رہی ہے لیکن میں نے اس کی آزمائش بھی کر لی اور اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی دعا کو اعلیٰ رنگ میں قبول کیا ہے پس خدا کے لطائف میں کوئی انسانی لطائف کا رنگ نہیں ہوتا کہ جس کے نتیجہ میں دوسرے کو تکلیف پہنچے اور بھونڈا مذاق ہو۔ خدا کے مذاق میں بھی ایک نعمت چھپی ہوئی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے قبولیت کے بہت ہی لطیف رنگ ہیں۔ کس رنگ میں وہ قبول کرتا ہے۔ بظاہر دعا کے نقائص کی طرف انسان کو متوجہ بھی کر دیتا ہے اور پھر پردہ پوشی بھی فرما دیتا ہے۔ بہر حال فرمایا (-) مرد جو بھی ہو وہ اس عورت جیسا نہیں ہو سکتا۔ اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ عام بچوں کی کیا بات ہے۔ عام لڑکوں کا کیا ذکر۔ وہ اس لڑکی کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ ایک بہت ہی عظیم الشان لڑکی ہے۔ دوسرا فرمایا (-) اس اُنثیٰ جیسا اپنی نوعیت کے لحاظ سے کوئی لڑکا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے اندر وہ صفات بھی رکھ دی گئی ہیں جن کے نتیجہ میں عورت مرد کی محتاج ہوتی ہے اور بچہ پیدا کرتی ہے اور پیدائش کی صفات بھی رکھ دی گئی ہیں۔ یہ اکیلی کافی ہے۔ اس کو کسی مرد کی ضرورت نہیں۔ تو اس لحاظ سے عورتوں میں تو افضل تھی ہی مردوں پر بھی سبقت لے گئی۔ پس قرآن کریم کی دعاؤں پر جب آپ غور کیا کریں تو اس کے پس منظر کو غور سے پڑھا کریں۔ بعد میں آنے والے مضمون کو غور سے دیکھا کریں تو آپ کی دعاؤں میں بھی وسعت پیدا ہوگی۔ آپ کی دعاؤں میں گہرائی پیدا ہوگی۔ الفاظ وہی ہونگے لیکن ان کے معانی پھیلتے چلے جائیں گے اور ایک دفعہ کا مضمون کافی نہیں ہوگا بلکہ جتنا آپ غور کریں گے یہ میرا تجربہ ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو اور مضامین انہی دعاؤں میں ملتے چلے جائیں گے۔ چنانچہ فرمایا (-) پس اس کے رب نے اس بچی کو قبول فرما لیا (-) بہت ہی حسین مقبولیت تھی (-) اور اس کی پرورش کی اور اس کو بڑھایا بہت ہی خوبصورت اور حسین رنگ میں۔ پس واقفین نو پیش کرنے والوں کے لئے یہ نمونہ ہے کہ وہ بھی اپنے واقفین نو بچوں کی اسی رنگ میں تربیت کریں کہ عام بچوں سے مختلف دکھائی دیں۔ بہت ہی حسین اور دلکش انداز میں ان کو پالا پوسا جائے اور پروان چڑھایا جائے لیکن دعا کے نتیجہ میں یہ توفیق مل سکتی ہے۔

ایک دعا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے ساحروں کی دعا ہے جو رہ گئی تھی۔ یہ سورہ الاعراف ۱۴۴۔۱۴۵ ہے (-) اے ہمارے رب ہمیں صبر عطا فرما اور ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دینا۔ پہلے یہ مضمون دوسرے رنگ میں گزر چکا ہے۔ مراد یہ ہے کہ چونکہ وہ فرعون کو مخاطب ہو کر چیلنج دے بیٹھے تھے کہ جو عذاب تو دے سکتا ہے ہم کو دے۔ جو ہم سے کرنا چاہتا ہے کر گزر لیکن ہم کسی قیمت پر بھی مرتد نہیں ہونگے اور جو ایمان اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اس سے ہر حالت میں چمٹے رہیں گے۔ یہ ان کا چیلنج تھا فرعون کو۔ لیکن معاً ان کا ذہن اس طرف گیا کہ یہ خدا کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔ خواہش ہے۔ ارادے ہیں لیکن انسان کمزور ہے اس لئے اس معاملہ میں لازماً ہمیں خدا سے طاقت مانگنی چاہیئے۔ پس ہر وہ (صاحب ایمان) جو نیک ارادے باندھتا ہے اور وقتی طور پر خلوص سے باندھتا ہے جانتا ہے کہ وہ تقویٰ کے ساتھ یہ فیصلے کر رہا ہے اس کے لئے بھی نصیحت ہے کہ دعا سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے ورنہ نیک باتوں کے نیک ارادے جو خلوص کے ساتھ بھی کئے گئے ہوں ضروری نہیں کہ انسان کو ان کے پورا کرنے کی توفیق مل سکے۔ پس آخری بات یہ کہہ دی کہ (-) ہمیں بلانا اس وقت جب کہ ہم تیری نظر میں فرمانبردار ہوں۔

دیدارِ الٰہی کے لئے حضرت موسیٰؑ کی دعا

ایک حضرت موسیٰؑ کی مشہور دعا جو دیدار الٰہی کے لئے انہوں نے کی تھی حالانکہ دیدار تو روز ہوتا تھا۔ کچھ اور معنوں میں وہ دیدار چاہتے تھے۔ یہ سورۃ الاعراف ۱۴۴۔۱۴۵ ہے (-) اور جب وقت مقررہ اور مقررہ جگہ پر موسیٰ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے (-) اور خدا نے ان سے کلام کیا (-) اے میرے خدا ایسا کر کہ میں تجھے دیکھوں اور بہت ہی خوبصورت محاورہ ہے (-) مطلب ہے مجھے دکھا (-) میں دیکھوں تو عام بول چال میں ہم یہ کہہ سکیں گے اے اللہ مجھے دکھا تو سہی کہ تو کیسا ہے تاکہ میں تجھے اپنی آنکھوں سے دیکھ تو لوں (-) اے موسیٰ تو ہرگز مجھے نہیں دیکھ سکے گا (-) ہاں تو اس پہاڑ کی طرف دیکھ اگر یہ اپنے مقام پر ٹھہرا رہا پس پھر ممکن ہے تو بھی مجھے دیکھ سکے (-) پس جب خدا تعالیٰ نے پہاڑ پر تجلی فرمائی (-) اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا (-) اور موسیٰ غش کھا کر پچھاڑ کھا کر جا پڑے (-) پس جب آپ کو ہوش آئی تو کہا (-) اے ربّ تو ہر

کمزوری سے پاک ہے (-) یعنی ایک دعا سے بات شروع ہوئی تھی۔ دعا پر ختم ہو رہی تھی اس لئے پوری آیت پڑھنی پڑی ہے آپ کو بتانے کے لئے کہ بیچ کا مضمون کیا تھا اور آخر پر پھر ایک دعا ہے (-) میں توبہ کرتا ہوں تیری طرف (-) اور میں پہلا مومن ہوں۔ اس آیت کے ساتھ ایک روایت وابستہ ہے جس نے بعض اشکال بھی پیدا کئے ہیں اور کافی اس پر مفسرین نے اور احادیث کے ماہرین نے بحثیں کی ہیں۔ روایت یہ ہے کہ قیامت کے دن جب حشر نشر ہوگا اور جب خدا تعالیٰ تجلی فرمائے گا تو سب بے ہوش ہو کر جا پڑیں گے اس وقت سوال یہ ہے کہ پہلے کس کو ہوش آئے گی۔ ایک حدیث ہے کہ حضرت موسیٰ سب سے پہلے ہوش میں آئیں گے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دیکھیں گے تو موسیٰ پہلے ہی ہوش میں کھڑے ہوں گے۔ اس کی توجیہہ اس حدیث میں یہ بیان ہوئی ہے کہ موسیٰ کو اس سے پہلے اس کا تجربہ ہو چکا ہے وہ تجلی جس کے نتیجہ میں آناً فاناً انسان ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے اس کا جلوہ اتنا سخت ہے کہ طبیعتیں برداشت نہیں کر سکتیں اس دنیا میں موسیٰ نے مانگ لی تھی اور اس کا تھوڑا سا نمونہ موسیٰ دیکھ چکا ہے۔ پس چونکہ اس میدان کا کھلاڑی رہ چکا ہے۔ اس راہ سے گذر چکا ہے۔ اس لئے جب واقعۃً قیامت کے دن یہ تجلی ہوگی تو نسبتاً جلدی افاقہ ہوگا۔ یہ حدیث اس آیت کی روشنی میں اور دوسری متعلقہ آیت کی روشنی میں جس کا میں نے ذکر کیا ہے قابل غور ہے لیکن عموماً آپ کو مفسرین اور ماہرین حدیث کی کتب میں یہی تشریح ملے گی۔ بہرحال یہ جو دعا ہے اس میں ہے (-) یہ جو لفظ اول ہے اس سے مراد وقت کے لحاظ سے اول نہیں ہے کیونکہ حضرت موسیٰؑ سے بہت پہلے اول آچکے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم معنوی لحاظ سے مومنوں میں سے سب سے اول ہیں۔ پس اول اور آخر یہ دونوں لفظ جو ہمیں قرآن کریم یا احادیث میں ملتے ہیں یہ مرتبے کے لحاظ سے ہیں نہ کہ ظاہری وقت کے لحاظ سے۔ اول جب کہا جاتا ہے تو مراد ہے نمبر میں پہلا ہے۔ جس طرح کوئی امتحان میں فرسٹ آتا ہے۔ اسے اول کہتے ہیں ویسا ہی مضمون ہے۔

بچھڑے کو معبود بنا کر شرمسار ہونے والوں کی دعا

ایک دعا قوم میں بچھڑے کو معبود بنانے والوں میں سے ان لوگوں نے کی جو شرمندہ ہوئے تھے اور انہوں نے توبہ کی تھی وہ دعا یہ تھی (-) کہ جب وہ شرمندہ ہو گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ وہ گمراہ ہو گئے تھے تب انہوں نے یہ دعا کی (-) اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہ فرمائے گا اور ہماری بخشش نہ فرمائے گا (-) یقیناً ہم بہت گھاٹا پانے والوں میں سے ہوں گے۔ پس دیکھیں ہر موقعے کے لئے۔ ہر ایسی صورت حال کے لئے جس سے انسان دوچار ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کوئی نہ کوئی اس پر اطلاق پانے والی دعا ہمیں سکھا دی ہے اور اس لحاظ سے بھی اگر آپ قرآن کریم کی دعاؤں کو ازبر کریں۔ یا پوری یاد نہیں کر سکتے تو کچھ حصہ کبھی کبھی یاد کرتے رہا کریں۔ اور قرآنی دعاؤں کو ہر مشکل کے وقت دیکھ لیا کریں۔ آپ کو ضرور کوئی نہ کوئی دعا اپنی صورت حال پر اطلاق پاتی ہوئی ایسی ملے گی جس کو جس طرح وہ دعا کی گئی تھی اسی جذبہ کے ساتھ آپ جب دعا کریں گے تو (اللہ نے چاہا تو) قبولیت دعا کے عظیم الشان نظارے دیکھیں گے۔

علم پڑھنے کی دعا

قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اتنی دعائیں خدا تعالیٰ نے خود سکھائی ہیں کہ اور کسی نبی کے ذکر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے سکھائی ہوئی دعائیں اس کثرت سے نہیں ملتیں۔ ایک موقعہ پر فرمایا (-) سورۃ طٰہٰ ۱۱۵۔ اے میرے بندے تو جب وحی نازل ہوا کرے تو جلدی جلدی اسے دہرانے کی کوشش نہ کیا کر کہ کہیں بھول نہ جائے (-) اور یہ کہا کر کہ اے میرے رب میرا علم بڑھاتا چلا جا۔

اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معصومیت کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے کلام کو کس طرح دیکھتے تھے اس کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ وحی نازل کرنا بھی خدا کا کام ہے اور وحی کو محفوظ کرنا بھی خدا کا کام ہے۔ مگر جس کو کسی چیز سے بے انتہا محبت ہو اور اسے وہ سنبھالنا چاہے۔ اسے یقین بھی ہو کہ یہ چیز سنبھل جائے گی تب بھی وہ اپنی طرف سے بہت کوشش کرتا ہے اور جلدی جلدی ہاتھ پاؤں مار کر اسے سمیٹنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس یہ وہ نقشہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کھینچا گیا جب آپ پر وحی نازل ہوتی تھی۔ آپ تیزی کے ساتھ زبان چلاتے تھے اور اس وحی کو دہراتے چلے جاتے تھے تاکہ کوئی بھی لفظ کوئی نقطہ بھی ادھر سے ادھر نہ ہو۔ تب اللہ تعالیٰ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کو یہ فرمایا کہ تجھے یہ محنت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہاں اس عرصہ میں تو یہ دعا کیا کر (-) اے میرے اللہ میرا علم بڑھا۔ اب یہ جو دعا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا جو نظام حفظ تھا وہ عام نظام حفظ جیسا نہیں تھا بلکہ جہاں تک وحی کا تعلق ہے ہو سکتا ہے باقی انبیاء کو بھی یہی امتیاز حاصل ہو کہ وحی اس رنگ میں نازل ہوتی ہے کہ وہ از خود ذہن پر نقش ہو جاتی ہے اور اسے توجہ سے سن کر یاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ دعا وہ سکھائی گئی ہے جو بالکل اَور ہے کہ اے میرے رب میرا علم بڑھا دے۔ آپ کسی کی بات سن رہے ہوں اور کوئی اَور بات منہ سے کہہ رہے ہوں تو جو آپ سن رہے ہیں نہ وہ سمجھ سکتے ہیں نہ اسے یاد کر سکتے ہیں۔ تو وحی کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ دعا سکھایا جانا کہ یہ دعا کیا کر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ذہنی کوشش کا وحی کو محفوظ کرنے سے کوئی علاقہ نہیں تھا وہ از خود اترتی تھی اور نقش بن کر، دائمی نقش بن کر جمتی چلی جاتی تھی۔ اور توجہ اس طرف دیتے یا نہ دیتے۔ خدا کی تقدیر نے اس کو بہرحال محفوظ کرنا تھا۔ پس فرمایا فارغ وقت میں یہ کیا کر کہ مجھ سے اَور دعائیں مانگا کر اور یہ کہا کر کہ اور بھی علم نازل فرما اور جو علم ہے بجائے اس کے کہ میں اسے کھو دوں۔ میرا علم بڑھا دے۔ کیونکہ جو بات بھول جائے وہ حاصل کیا ہوا علم انسان کھو دیتا ہے تو (-) یہ بتایا کہ تیرے علم کو کھونے کا تو سوال ہی کوئی نہیں ہم جو ذمہ دار ہو گئے ہیں۔ ہاں تو مزید مانگا کر۔

حضرت بانی سلسلہ کو سکھائی گئی دعا

اس دعا کے ضمن میں ایک اور دعا جو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو (اللہ کی طرف سے) سکھائی گئی وہ بھی میں آپ کو بتاتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ (-) اے میرے اللہ مجھے اشیاء کی حقیقتیں بتا۔ یعنی ان کے اندر جو گہرے راز ہیں وہ سمجھا۔ میں بالعموم قرآن کریم کی اس دعا کے ساتھ اس دعا کو ملا کر کرتا ہوں اور خصوصاً اس وقت جبکہ کسی قسم کی رہنمائی کی خاص ضرورت ہو اور میرا یہ تجربہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ بہت سے ایسے مطالب پر آگاہی فرماتا ہے جس کی طرف انسان کا اپنا ذہن اپنی کوشش سے جا نہیں سکتا۔ الہام تو نہیں ہوتا لیکن اس طرح خدا تعالیٰ نکتے دماغ میں اچانک ڈالتا ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ پس جماعت کو بھی اس قرآنی دعا سے استفادہ کرنا چاہیئے اور ہمارے طالبعلموں کو خاص طور پر اس دعا کو جو چھوٹی سی دعا ہے ایک چھوٹا سا فقرہ ہے۔ (اے میرے رب میرے علم کو بڑھا) اس کو پڑھتے رہنا چاہیئے اس کے نتیجہ میں ان کی توجہ اس امر کی طرف بھی مبذول ہوتی رہنی چاہیئے کہ اصل علم کلام الٰہی ہے دنیا کا جو علم ہے وہ ثانوی علم ہے۔ یہاں قرآن کریم کی وحی سے متعلق علم کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ طالب علم جب یہ دعا مانگیں (-) تو یہ نہ کیا کریں کہ اعلیٰ مضمون کو چھوڑ دیا ہو اور ادنیٰ مضمون کو ذہن میں رکھ کر دعا کیا کریں۔ دعا یہ کیا کریں کہ اے خدا ہم دنیا کے عارضی علوم کی طرف متوجہ ہیں۔ یہ مجبوریاں ہیں۔ ہمیں وہ علم بھی عطا فرما جو تو نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر نازل فرمایا تھا اور اس کے صدقہ میں ہمیں یہ دنیاوی علم بھی عطا فرما دے جو اس کی ذیل میں آتا ہے (سورہ طٰہٰ آیت ۱۱۵) اس کے ساتھ ساتھ میں نے وہ جگہیں بھی درج کروائی ہیں جہاں ان کو اپنی ترتیب کے لحاظ سے بیٹھنا چاہیئے تھا مگر اس وقت میں چھوڑتا گیا ہوں۔ لیکن جب یہ خطبہ ضبط تحریر میں آئے گا تو کاتب وہ ذکر بھی کر دے گا۔ یا ان کو اٹھا کر وہیں لے جائے گا جہاں ان کو ہونا چاہیئے۔ یعنی جب یہ سلسلہ خطبات اکٹھا شائع ہوگا تو آج جو ان آیات سے متعلق گفتگو ہوئی ہے ان کو ہم اصل مقام پر لے جائیں گے۔ تو جو لوگ سن رہے ہیں وہ بعد میں خیال نہ کریں کہ غلطی ہو گئی ہے۔ بالارادہ ایسا کیا جائے گا۔

حضرت موسیٰؑ کی دعا جو بے بسی کی حالت میں ہر شخص کر سکتا ہے

اب جہاں سے مضمون چھوڑا تھا وہاں سے پھر بات شروع کرتا ہوں۔ سورۃ الشعراء آیات ۱۱ تا ۱۸ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کا ذکر فرمایا گیا ہے (-) (الشعراء: ۱۱-۱۵) حضرت موسیٰؑ پر جب خدا تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی اور ان کو حکم فرمایا کہ تو فرعون کی ظالم قوم کی طرف جا (-) کیوں وہ تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ کیوں وہ خدا خوفی کی راہ اختیار نہیں کرتے (-) اے خدا میں ڈرتا ہوں کہ مجھے جھٹلا نہ دیں۔ اب یہ جو لفظ ہے جھٹلانے کا اس میں حضرت موسیٰؑ کا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ انبیاء کو ہمیشہ جھٹلایا جاتا ہے بلکہ خاص دلیل آپ کے ذہن میں ہے جس کو قرآن کریم کھول کر بیان فرماتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ وہ تقویٰ اختیار نہیں کرتے ٹھیک ہے۔ اس پر میں بھی تو ایک بات سے ڈرتا ہوں اور وہ خوف میرا یہ ہے کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے اور کیوں جھٹلائیں گے (-) میرا سینہ باتیں بیان کرتے وقت کھلتا نہیں ہے۔ میں کوئی مضمون سوچ کر بیان کرنا چاہتا ہوں تو اپنے سینے میں تنگی محسوس کرتا ہوں اور یہ انسانی تجربہ کی بات ہے ایک انسان بات ٹھیک بیان نہیں کر سکتا۔ طالب علم امتحان میں بعض باتیں جانتے ہوئے بھی پیش نہیں کر سکتے یہ ضروری نہیں کہ جو طالبعلم ناکام رہے یا کم نمبر لے وہ ضروری نالائق ہوگا۔ بعض دفعہ اس بے چارے کو بات پیش کرنے کا سلیقہ نہیں آتا۔ تو حضرت موسیٰؑ نے اسی طرح اللہ سے عرض کیا (-) اور میری زبان بھی نہیں کھلتی۔ کہا جاتا ہے حضرت موسیٰؑ ہکلا کر بولتے تھے۔ (-) اسلئے میرا مشورہ یہ ہے کہ ہارون کی طرف وحی بھیجدے۔ اب یہ عجیب دلچسپ دعا ہے۔ عاجزی بھی ہے۔ سادگی بھی کیسی ہے پیاری۔ کہ اللہ تعالیٰ کو بتا رہے ہیں کہ ان باتوں کو سوچ کر میں نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ زیادہ مناسب ہوگا کہ ہارون کو نبی بنایا جائے اور مزید اصل بات آخر پر نکلی ہے۔ (-) مشکل یہ ہے کہ مجھ پر ایک گناہ ہے جس کیلئے اس قوم کو میں جوابدہ ہوں اور غلطی سے مجھ سے ان کا ایک آدمی مر گیا تھا۔ اب اگر عام حالات میں نبی کو جھٹلائیں تو وہ تو ہے ہی جھٹلانا۔ لیکن اگر جرم بھی ہوا ور پتہ ہو کہ نبی نہیں ہے یہ جھوٹا ہے۔ پھر تو بڑھ چڑھ کر زیادہ غصے کے ساتھ پہلے نقصان کا بدلہ اتاریں گے اور پہلے گناہ کی سزا دیں گے۔ تو یہ تھا اصل قصہ۔ جسکی وجہ سے اپنے آپ کو بیچ میں سے نکال ہی دیا کہ اے اللہ! ان سب حالات میں بہتر یہی ہے کہ تو موسیٰ کی بجائے ہارون کو نبی بنا دے (-) پھر فرمایا۔ خبردار موسیٰ! ضرور جاؤ لیکن تم دونوں جاؤ۔ اب دعا قبول بھی فرمائی اور وہ جو خوف تھا وہ بھی دور کر دیا۔ (اس) میں ہلاکت کا ڈرانا نہیں بلکہ امید کو زیادہ یقینی طور پر پیش کرنا ہے (-) مراد یہ ہے کہ جو باتیں تو سوچ رہا ہے۔ تیرے توہمات میں ان میں کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔ ہو کیسے سکتا ہے کہ خدا کے تم نمائندہ ہو اور خدا کی مرضی کے سوا تم پر ہاتھ ڈال بیٹھے (-) تم دونوں جاؤ (-) ہمارے نشانات لے کر (-) میں تمہارے ساتھ سننے والا ہوں۔ اس آیت سے اور اس دعا کے جواب سے پتہ چلتا ہے کہ دراصل حضرت موسیٰ کو کچھ قبولیت کی خوشخبری بھی دیدی گئی تھی۔ کیونکہ تثنیہ سے خطاب معاً جمع میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ فرمایا تم دونوں جاؤ ہمارے نشان لے کر (-) میں تمہارے ساتھ کھڑا تمہاری التجاؤں کو سن رہا ہوں گا۔ پس وہ جو ساحروں کی دعا تھی اس کے سننے کی خوشخبری بھی اس آیت میں پہلے کلام میں حضرت موسیٰ کو دیدی گئی تھی کہ تم ڈرتے کس بات سے ہو تم بڑھو گے۔ ایک سے دو میں نے تمہیں بنایا ہے تم دو بھی نہیں رہو گے۔ دو سے تین چار ایک قوم بنتے جاؤ گے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ کھڑا تمہاری التجاؤں کو سن رہا ہوگا۔ وہ کون ہو سکتا ہے جو تم پر ہاتھ ڈالے۔ (-) اور فرعون کے پاس جاؤ اور دونوں اس سے یہ کہو کہ ہم خدا کا رسول ہیں۔ خدا کا ایلچی ہیں۔ یہاں جمع کا صیغہ استعمال نہیں فرمایا۔ بلکہ واحد کا صیغہ استعمال فرمایا ہے۔ (-) یعنی ان دو میں کوئی فرق نہیں تھا کہ دو الگ الگ رسول ہوں۔ ایک ہی مشن پر ان دونوں کو فائز فرمایا گیا تھا۔ اور اپنی مجموعی حیثیت میں وہ ایک ہی رسول کے مقام پر فائز تھے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ دعا ہم عام حالات میں کیسے مانگیں گے۔ کسی کو خدا ایسے مقام پر فائز کرے یا ایسے حالات ہوں تو پھر یہ دعا اس سے مانگی جائے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ان دعاؤں کے اندر بعض مخفی التجا کی کیفیات ہیں جو ایک عاجز بندے کے کام آجاتی ہیں جب وہ موسیٰ کے رنگ میں ڈوب کر یا کسی اور گذشتہ نبی کی دعا کو یاد کرتے ہوئے اسکے رنگ میں ڈوب کر یہ دعائیں کرتا ہے۔ اپنے عجز اور بے بسی کی کیفیت کے لئے ایسی حالت میں جب کسی سے کوئی گناہ کسی کا سرزد ہو گیا ہو۔ کسی سے تخوف کھاتا ہو تو حضرت موسیٰ کی یہ دعا حضرت موسیٰ کے رنگ میں ڈوب کر اگر کی جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ انسان کی دوسری ضروریات میں بھی کام آ سکتی ہے۔

قومی بدیوں سے نجات کی دعا

حضرت لوطؑ کی ایک دعا بیان فرمائی گئی ہے سورۃ الشعراء میں (یہ جو دعا تھی یہ بھی سورۃ الشعراء آیات ۱۱ تا ۱۸ تھی) اب سورہ الشعراء کی آیت ۱۷۰ میں حضرت لوط کی یہ دعا بیان ہوئی ہے (-) اے میرے رب مجھے اور میرے اہل کو نجات بخش ان باتوں سے جو میری قوم کرتی ہے۔ یہاں جسمانی نجات کی دعا نہیں ہے جو اس کے ذیل میں آ گئی تھی۔ اصل ایک ایسے گناہ سے نجات کی دعا ہے جو ساری قوم میں وبائی طرح پھیل چکا تھا۔ اور ساری قوم میں سرایت کر گیا تھا۔ ایسے موقعہ پر یہ دعا کے بغیر انسان صحیح معنوں میں ایسی قومی بدیوں سے بچ نہیں سکتا۔ پس جب مثلاً انگلستان میں رہنے والے یہ دیکھتے ہیں کہ بعض بدیاں یہاں پھیلی ہوئی ہیں۔ امریکہ میں رہنے والے دیکھتے ہیں کہ بعض بدیاں وہاں پھیلی ہوئی ہیں تو ان کے لئے بھی یہ دعا کرنی چاہیئے۔ ورنہ یہ بدیاں اسطرح فضا میں سرایت کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چکی ہوتی ہیں کہ ہر سانس میں انسان ان کو لے رہا ہوتا ہے۔ ٹیلیویژن آن کرے۔ ریڈیو آن کرے۔ بازاروں میں چلے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ان بدیوں سے کلیتہً بچ کر نکل سکے۔ پس یہ دعا ہمیں سکھاتی ہے کہ نجات صرف ظاہری نجات کی دعا نہیں ہوتی بلکہ بدیوں سے روحانی نجات بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اور جو روحانی نجات حاصل کرتا ہے۔ اس کے لئے بدنی نجات خود بخود عطا ہو جاتی ہے۔ پس حضرت لوطؑ اگر صرف بدنی نجات مانگتے تو اس کے اندر روحانی نجات شامل نہیں تھی مگر جب روحانی نجات مانگی تو اس میں بدنی نجات شامل ہو گئی۔

امریکن یونیورسٹیوں کی حالت زار

پس وہ لوگ جو مثلاً امریکہ میں رہتے ہیں۔ مجھے ایک طالب علم کی والدہ کا خط ملا۔ انہوں نے یہ لکھا کہ میرے دو بچے ہیں ان میں سے ایک نے جو فلاں یونیورسٹی میں امریکہ میں پڑھتا ہے ۔۔۔ مجھے لکھا ہے کہ یہاں طالب علموں کی بھاری اکثریت نشہ کرتی ہے اور یونیورسٹی میں یہ فیشن ہے اور اس کے علاوہ دوسری بدیوں کا ذکر تھا کہ یہ بھی کرتے ہیں اور جو نہیں کرتے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہم میں رہنے کا حق نہیں رکھتے۔ یہ ہم سے الگ ایک مخلوق ہے اور پوری کوشش کی جاتی ہے کہ وہ لتیں ان کو بھی ڈال دیں۔ تو اس نے اپنی والدہ کو دعا کے لئے لکھا تھا کہ دعا کے ذریعہ میری مدد کریں ورنہ یہ بڑا مشکل کام ہے۔ پس جو طالبعلم امریکہ جاتے ہیں میں ان کو ہمیشہ یہی نصیحت کرتا ہوں کہ وہاں تم کوشش تو ضرور کرو گے بچنے کی لیکن یہ دعا ضرور کرتے رہنا۔ چنانچہ والدہ نے جب مجھے دعا کے لئے لکھا تو اس بات کی تصدیق ہو گئی کہ میرے جو خطرات تھے وہ درست تھے۔ یورپ میں بھی خرابیاں ہیں لیکن جتنی بدیاں اس وقت امریکن یونیورسٹیز میں اخلاقی لحاظ سے پھیلی ہوئی ہیں میرا خیال ہے دنیا کے پردے پر اس کی کوئی مثال نظر نہیں آتی۔ پاکستان میں کثرت سے پھیل رہی ہیں۔ نشہ بہت عام ہو رہا ہے تو وہاں جو لوگ ہجرت کرتے ہیں ہجرت سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ قوم کی بداعمالیوں سے نجات کی دعا مانگا کریں اور اس کے لئے حضرت لوطؑ کی یہ دعا ہمارے لئے ایک نمونہ ہے (۔) اے میرے ربّ مجھے بھی اور میرے اہل کو بھی ہر اس بدی سے نجات بخش جو یہ کرتے ہیں۔

فتح نمایاں کے ذریعے روحانی نجات پانے کی دعا

حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی ایک دعا ہے (۔) الشعراء: ۱۱۸) اے میرے اللہ! میری قوم مجھے جھٹلا بیٹھی ہے (۔) اب میرے اور ان کے درمیان فرق کر کے دکھا دے (۔) الشعراء: ۱۱۹) مجھے اور مومنوں کو نجات بخش۔ اب یہ بظاہر محض بدن کی نجات کا ذکر چل رہا ہے لیکن اس دعا کو آپ غور سے پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ یہ مضمون اس کی نسبت زیادہ گہرا ہے جو دکھائی دیتا ہے۔ آپ نے پہلے یہ دعا کی ہے کہ قوم مجھے جھٹلا بیٹھی ہے اب ہمارے درمیان تمیز کر دے کہ کون پاک ہے کون ناپاک اور تمیز اس طرح کر کہ پاکوں کو بچا لے اور ناپاکوں کو ہلاک کر دے پس یہاں بدنی نجات کی دعا نہیں تھی۔ روحانی نجات کی دعا تھی بدنی نجات کو اس کا نشان بنا کر مانگا گیا تھا۔ اب دعا غور سے سنیں (۔) حضرت نوحؑ نے عرض کیا اے میرے ربّ! میری قوم مجھے جھٹلا بیٹھی ہے۔ یعنی اب اس سے کوئی امید باقی نہیں رہی (۔) اب میرے اور ان کے درمیان (۔) نمایاں فرق کر کے دکھا دے۔ کہ دنیا دیکھ لے کہ کون پاک تھا اور کون تجھے پیارا تھا اور کون ناپاک اور کون تیری نظر میں مغضوب تھا۔ اور نشان کیا ہو اس فتح کا وہ یہ ہے کہ (۔) مجھے اور وہ لوگ جو مجھ پہ ایمان لائے ہیں ان سب کو اس ہلاکت سے بچا لے جو اس قوم کا مقدر ہو چکی ہے (۔) الشعراء: ۱۲۰) اور ہم نے اسے اور جو کچھ اس کے ساتھ تھا۔ ایک بھری ہوئی کشتی میں نجات دی۔ اس سے پہلے ایک بھری ہوئی کشتی کا ذکر گزر چکا ہے جس میں سوائے خدا کے ایک نبی کے ساری قوم کے لئے جگہ تھی وہ اس بھری کشتی میں نہ صرف یہ کہ خود نجات نہیں پا سکا بلکہ وہ باقی قوم کے لئے بھی خطرہ بن گیا کہ اگر یہ ہوا تو کشتی ڈوبے گی۔ اگر یہ نکلے گا تو کشتی بچے گی۔ تو وقتی طور پر جب خدا کی رحمت کا سایہ آزمائش کے لئے بھی اٹھتا ہے تو کتنا ہولناک منظر پیدا ہو جاتا ہے۔ یہاں اب بالکل برعکس منظر ہے۔ فرمایا۔ جا شوق سے جتنے مومن ہیں وہ بھی کشتی میں بھرے اور ہر قسم کے ضرورت کے جانوروں کے نمونے بھی بھرے۔ ہم یہ وعدہ کرتے ہیں۔ کہ بھری ہوئی کشتی میں تمہیں ان طوفان خیز موجوں سے نجات بخشیں گے۔ اور فرمایا کہ ہم نے ایسا ہی کیا (۔) الشعراء: ۱۲۱) پس اس کے بعد ہم نے باقی سب کو غرق فرما دیا (۔) الشعراء: ۱۲۲) اس میں ایک بہت بڑا نشان ہے لیکن افسوس کہ اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کی ایک دعا ہے جس کے ساتھ ایک گہرا مضمون وابستہ ہے۔ لیکن وہ میں بعد میں بیان کروں گا۔ اب وقت نہیں ہے پہلی دعا جو ہے اس کا مختصر ذکر میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ البعد میں جو ایک ایسی دعا ہے جس کے ساتھ قرآن کریم کی صداقت کا ایک نشان وابستہ ہے اس کا ذکر بعد میں تفصیل سے ساتھ کر دوں گا۔ اس دعا کے ساتھ بھی اس کا تعلق ہے لیکن دو تین دعائیں اکٹھی ہیں جن کا (اللہ نے چاہا تو) آئندہ جمعہ میں ذکر کیا جائے گا۔

صاحب اختیار و اقتدار لوگوں کی دعا

(۔) انہوں نے یہ دعا کی کہ اے خدا مجھے توفیق عطا فرما (۔) میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کر سکوں جو تو نے مجھ پر فرمائی (۔) اور میں نیک اعمال بجا لاؤں (۔) جس سے تو راضی ہو (۔) (النمل: ۲۰) اور مجھے اپنی رحمت کے ساتھ اپنے صالح بندوں کے گروہ میں داخل فرما لے۔ حضرت سلیمانؑ کی یہ دعا اس موقع پر بیان ہوئی ہے جب وہ اپنے لشکر سمیت وادئ نمل میں داخل ہوئے اور عام طور پر لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایک چیونٹی تھی جس نے حضرت سلیمانؑ کو دیکھ کر اپنی باقی چیونٹی بہنوں کو متنبہ کیا کہ یہ ایک بہت بڑا جابر بادشاہ آ گیا ہے اور بہت بڑی فوج لے کر آیا ہے۔ اگر اس سے بچنا ہے تو بھاگ کر اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ ورنہ اس لشکر کے پاؤں تلے تم روندی جاؤ گی۔ یہ بات حضرت سلیمانؑ نے سمجھ لی جن کو علماء ۔۔۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ ظاہری طور پر منطق الطیر عطا ہوئی تھی یعنی پرندوں کی بولی ظاہری میں بھی عطا ہوئی تھی اور دنیا کے ہر قسم کے پرندوں کی زبان وہ سمجھتے تھے مگر سوال یہ ہے کہ یہ تو چیونٹی تھی۔ "منطق الطیر" میں چیونٹی بیچاری کہاں سے داخل ہو گئی۔ اس لئے "نمل" سے مراد چیونٹی لینا یہ درست نہیں ہے۔ "نملۃ" ہے اصل میں جو ایک قوم کا نام تھا۔ اور حضرت سلیمانؑ جب لشکر کشی کر رہے تھے تو ایک ایسی قوم پر سے گزرے جس قوم کے ایک فرد نے اپنی قوم کو متنبہ کیا کہ اپنی اپنی پناہ گاہوں میں چھپ جاؤ اور غائب ہو جاؤ معلوم ہوتا ہے وہ پہاڑی علاقہ تھا۔ یا ایسی جگہیں تھیں جہاں غاروں میں چھپا جا سکتا تھا۔ چنانچہ بجائے اس کے کہ وہ قوم ایک لشکر کے سامنے آتی اور اس کے نتیجے میں اس کو خطرات درپیش ہوتے تو مشورہ دینے والے نے یہ مشورہ دیا۔ حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے یہ بات سمجھا دی کہ اس طرح یہ تجھ سے خوف کھا رہے ہیں۔ اس پر انہوں نے عرض کی (۔) کہ اے خدا میں دنیا کے بادشاہوں جیسا تو بادشاہ نہیں ہوں تو نے مجھ پر ایک عظیم الشان نعمت کی اور میرے والدین پر بھی ویسی ہی نعمت فرمائی۔ مجھے توفیق عطا فرما کہ میں نیک اعمال کروں ایسے نیک اعمال جن سے تو راضی ہو۔ اگر عام بادشاہوں کی طرح میں نے اپنی فتوحات کے نتیجے میں یا لشکر کشی کے دوران کمزوروں کو کچلا اور مسلا اور بے بسوں پر ظلم کیا تو پھر میں اس نعمت کی خلاف ورزی کر رہا ہوں گا۔ یہ معنے ہیں اس کے (۔) اور اپنی رحمت کے صدقے اپنی رحمت کے عطا کے طور پر مجھے نیک بندوں میں شامل فرما لے۔

یہ دعا اس وقت کے کام کی دعا ہے جب انسان کو اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کے ایک حصے پر کسی قسم کی فضیلت بخشے۔ کسی قسم کا ان کے ساتھ معاملہ کرنے کی طاقت بخشے۔ اور اس کے نیچے کئی قسم کے خدمت گار ہوں۔ کئی لوگوں کے معاملات اس کے قبضۂ قدرت میں ہوں۔ ایسے وقت میں بھی انسان کو محض اپنی عقل پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ جس طرح حضرت سلیمانؑ جو بہت ہی صاحب عقل تھے اور سب سے بہتر مقام پر فائز تھے کہ فیصلہ کرتے کہ کون مجرم ہے کون نہیں ہے۔ کس کو سزا دینی ہے۔ کس کو نہیں دینی ہے۔ لیکن اعلیٰ عقل کا سب سے بڑا تقاضا یہ تھا کہ وہ عاجزی کے ساتھ خدا سے دعا کرتے کہ اگر تو نے مجھے توفیق دی تو میں اس طاقت کا صحیح استعمال کر سکوں گا۔ اگر تو نے توفیق نہ دی تو میں اپنی عقل کے باوجود اس طاقت کا صحیح استعمال نہیں کر سکوں گا۔ خطرہ ہے کہ ایسے اعمال سرزد ہوں جن سے تو ناراض ہو۔ اس لئے مری التجا یہ ہے کہ خواہ کتنی ہی مجھے حکومت، کیسا ہی غلبہ کیوں نہ عطا کر۔ مجھے توفیق عطا فرما کہ ہر حالت میں میرے اعمال تیری رضا کے مطابق ہوں۔ اور طاقت کے نشے میں میں کوئی غلطی نہ کر بیٹھوں۔ پس ہر موقعہ، ہر محل کے مطابق اُن لوگوں کی دعائیں قرآن میں محفوظ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام نازل فرمائے اور جن کی راہوں پر چلنے کی ہم سورۃ فاتحہ میں دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ان راہوں پر خدا کی رضا کے مطابق ہمیشہ قدم مارتے رہیں۔"

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:۔

"اس جمعہ کے بعد آئندہ جمعہ سے پہلے میں (اللہ نے چاہا تو) ایک لمبے سفر پر روانہ ہونے والا ہوں اور غالباً ڈیڑھ مہینہ یا اس کے لگ بھگ سفر پر رہوں گا۔ تو دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خیر و عافیت کے ساتھ ان اعلیٰ مقاصد کو پورا کرنے والا سفر ہو جن کی خاطر یہ سفر کیا جا رہا ہے۔ واپس آ کر جلسہ بھی ہے۔ اور میری واپسی اور جلسہ کے درمیان وقت بہت تھوڑا ہو گا۔ تو اللہ تعالیٰ یہ بھی توفیق عطا فرمائے کہ جلسے کی ساری ذمہ داریاں بھی باحسن سرانجام دے سکوں"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۰۶۶ میں امتہ الرفیق ناصر زوجہ ناصر ڈرائچ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانٹریال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲،۲،۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند دس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو سو ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الرفیق ناصر مانٹریال کینیڈا۔ گواہ شد نمبر ۱ ناصر ڈرائچ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ عزیز الرحمن حافظ زادہ وصیت نمبر ۲۰۷۴۲

مسل نمبر ۲۸۰۶۷ میں عبدالودود خان ولد رانا عبدالغفار خان قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۳/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالودود خان ولد رانا عبدالغفار خان۔ ڈیف اینڈ ڈمب گورنمنٹ ہائی سکول سرگودھا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ رانا عبدالغفار وصیت نمبر ۱۵۶۹۱ والد موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مرزا منیر الدین وصیت نمبر ۲۵۴۷۔

مسل نمبر ۲۸۰۶۸ میں عصمت طاہرہ زوجہ بشیر احمد جمیل قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۴/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) نقد بیس ہزار روپے (۲) زیورات طلائی ۱۴ تولہ مالیتی ۴۸,۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامتہ۔ عصمت طاہرہ ۱۱۰/۴ لنک سٹیڈیم روڈ سرگودھا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ راجہ بشیر احمد جمیل خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد دین انور صدر حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۸۰۶۹ میں منیراں بیگم زوجہ ممتاز احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 144/P غربی P/O منٹھار بنگلہ ضلع رحیم یار خاں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے (۲) دو طلائی بالیاں مالیتی ۲۰۰۰/- روپے (۳) طلائی کوکا مالیتی ۱۰۰/- روپے (۴) بکری مع دو بچے مالیتی ۲۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ منیراں بیگم زوجہ ممتاز احمد چک نمبر 144 غربی P/O منٹھار بنگلہ ضلع رحیم یار خان۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد صدیق ولد خدا بخش دیور موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ ممتاز احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۰۷۰ میں دوست محمد ولد تاج دین صاحب قوم راجپوت لنگاہ پیشہ پنشنر عمر ۶۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/23 دارالعلوم جنوبی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۴/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان نمبر 4/23 برقبہ ایک کنال دارالعلوم جنوبی مالیتی ایک لاکھ روپے (۲) پلاٹ 5/23 برقبہ ایک کنال دارالعلوم جنوبی ربوہ مالیتی ۳۵۰۰۰/- روپے (۳) پلاٹ 40/6D مسلم کالونی ربوہ برقبہ 13 مرلہ جس کے 9358/- روپے ادا کئے ہیں (۴) زرعی زمین ۴۳ کنال ۱۷ مرلہ مالیتی 70,000/- روپے (۵) نقد 6970/- روپے (۶) زرعی زمین ۷ کنال واقع اودرحماں مالیتی 38,000/- روپے (۷) رہائشی زمین مع دو کمروں کے مالیتی 5000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2943/93 روپے سہ ماہی بصورت پنشن فوجی مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 3000/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد دوست محمد 4/23 دارالعلوم جنوبی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ محمد اکرم وصیت نمبر ۱۷۸۰۹۔ گواہ شد نمبر ۲۔ نذیر احمد باجوہ وصیت نمبر 16100۔

مسل نمبر ۲۸۰۷۱ میں بشیراں بیگم زوجہ محمد علی صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۵/۱۶ دارالنصر وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر واجب الادا ۱۰۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی ۳ تولہ مالیتی ۱۰,۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خصوصی درخواستِ دُعا

قادیان سے مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کی علالت کی اطلاع ملی ہے۔ انہیں لقوہ کی تکلیف ہو گئی ہے اور چہرہ کے بائیں طرف آنکھ اور ہونٹوں پر اثر ہے۔

اسی طرح محترمہ سیّدہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بھی بیمار ہیں۔ دو ماہ قبل آنکھ کا اپریشن ہوا تھا۔ اپریشن کے بعد دمہ اور کھانسی کی تکلیف ہو گئی ہے۔

احباب کی خدمت میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اور ان کی بیگم صاحبہ محترمہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

درخواست دعا:۔ مکرم ڈاکٹر عبدالمومن صاحب (فضلِ عمر ہسپتال) کی والدہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب آف قاضی احمد سندھ شدید بیمار ہیں انہیں بغرض علاج کراچی لے جایا گیا ہے۔ احباب انکی صحتیابی کیلئے دعا کریں۔

اعلان نکاح:۔ عزیزہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ دختر محترم صوفی محمد شریف صاحب ناظم ضلع انصاراللہ (کوٹلی) ساکن آرام باڑی تحصیل وضلع کوٹلی (آزاد کشمیر) کا نکاح ہمراہ ماسٹر محمد ایوب صاحب ابن محترم قاضی نظام الدین صاحب ساکن ندیری تحصیل وضلع کوٹلی بعوض مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر محترم اسلام احمد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۵ جولائی ۱۹۹۱ء بروز جمعہ بمقام بیت الذکر آرام باڑی پڑھا۔ احباب کرام کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان ولادت:۔ مکرم مظفر احمد صاحب خالد مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم رشید احمد صاحب طارق معلم اصلاح وارشاد کا پوتا اور مکرم شیخ مظفر احمد صاحب آف دنیا پور کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

اعلان گمشدگی:۔ چابیوں کا ایک گچھا جس میں ایک موٹر سائیکل کی چابی اور دو اور چابیاں ہیں اقصیٰ چوک سے براستہ راجیکی روڈ دارالرحمت غربی جاتے ہوئے گم ہو گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے وہ دفتر صدر عمومی میں پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

ملک مظفر احمد

دارالرحمت غربی ربوہ

○ دفاتر تحریک جدید سے ٹیلیگراف آفس تک جاتے ہوئے پانچ صد روپے کا نوٹ گر گیا ہے۔ جس صاحب کو ملے وہ رشید احمد خان صاحب دفتر وکالت علیا تحریک جدید کو پہنچا دیں۔

ضروری اعلان

مکرم مولانا محمد اشرف صاحب ناصر کی اہلیہ صاحبہ محترمہ آجکل کھاریاں میں مقیم ہیں ان کا پتہ درج ذیل ہے

معرفت چوہدری رشید الدین صاحب

محلہ مشرقی احمدیہ

کھاریاں شہر

اعلان گمشدگی

میرا بیٹا صغیر احمد بعمر ۱۰ سال مورخہ ۲۱ جولائی صبح ۶ بجے سے لاپتہ ہے۔ بچہ سکول کی نیلی شلوار قمیض (وردی) اور پاؤں میں سوفٹی پہنے ہوئے ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کے علاوہ تلاش میں مدد کی درخواست ہے۔

رشید احمد ٹریکٹر ڈرائیور

برلب دریائے چناب دارالنصر شرقی ربوہ

گمشدگی رسید بک

مجلس خدام الاحمدیہ دارالفتوح ربوہ کی رسید بک نمبر ۵۹۵۴ گم ہو گئی ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ جسے رسید بک ملے وہ مہربانی کر کے زعیم دارالفتوح یا صدر محلہ دارالفتوح کو پہنچا دیں۔ رسید نمبر ۱ سے ۹۲ تک کاٹی گئی ہیں۔ بعد کی رسیدوں پر کوئی چندہ نہ دے۔

بقیہ: صـ۶ سے آگے

منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ بشیراں بیگم زوجہ محمد علی ۳۵/۱۶ دارالنصر وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ عبدالرزاق خان۔ وصیت نمبر ۲۵۷۶۹۔ گواہ شد نمبر ۲ نصیب احمد وصیت نمبر ۲۶۴۴۰ پسر موصیہ مسل ۲۸۰۷۲ میں منور حسین ولد حیدر علی صاحب قوم اعوان قریشی پیشہ ملازمت عمر ۷۳ سال بیعت ۲۷ ساکن پنڈوڑہ ضلع راولپنڈی حال بیت راجیکی دارالرحمت شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) نیشنل انڈسٹری بنک منڈی موڑ ربوہ میں جمع شدہ رقم ۵۳۰۰۰/- روپے۔ اس پر ماہوار منافع ۶۱۸/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- + ۲۸۸/۴۲ روپے ماہوار بصورت ملازمت و پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ منور حسین بیت راجیکی محلہ دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد اکرم وصیت نمبر ۱۸۰۹۶ گواہ شد نمبر ۲۔ عطاء الرحمٰن کارکن دفتر الوصیت ربوہ۔

خوشخبری

ھوالشافی

قدرت نے ہر مرض کا علاج پیدا کیا ہے۔ فطرت سے قریب تر طریقہ علاج ہومیو پیتھی میں جرمنی کی سیل بند ادویات پر مشتمل "جرمن ہومیو علاج" پیچیدہ اور پرانے امراض کا مؤثر اور کامیاب علاج ہے۔ اگر آپ نے درج ذیل امراض میں ہر ممکن علاج کے بعد بھی افاقہ نہ پایا ہو تو "جرمن ہومیو علاج" ضرور آزمائیں۔

- بے اولاد مرد و خواتین۔ کوئی بھی نقص ہو۔
- اولاد نرینہ سے محروم حضرات۔
- ناک سے متعلقہ جملہ نقائص۔ پرانا نزلہ زکام۔
- گردہ، مثانہ، پتہ کی پتھری سوزش۔
- رسولیاں، گومڑ رحم یا پیٹ میں۔
- پراسٹیٹ غدود کا بڑھ جانا، سوزش، رسولی۔
- قد کا نہ بڑھنا بچوں کی نشوونما کی خرابیاں۔
- گومڑ، گلٹیاں جسم کے مختلف حصوں میں۔
- مردانہ، زنانہ خاص امراض و نقائص۔
- بالوں کا وقت سے پہلے گرنا، سفید ہونا، خشکی۔
- امراض قلب، دل کا درد، انجائنا، وغیرہ۔
- دمہ اور سانس کی تکلیف۔
- ہسٹیریا کا مکمل علاج۔
- مرگی کے دورے کا مکمل علاج۔
- موٹاپا کا مستقل علاج۔
- کمر درد کسی بھی نقص کی وجہ سے ہو۔
- السر معدہ و انتڑیوں کی سوزش و زخم۔
- پیچش اسہال جو کسی طرح دور نہ ہو۔
- قبض جو کسی طرح دور نہ ہو۔
- بواسیر خونی یا بادی و فشر۔
- خارش جلدی امراض۔
- ذیابیطس شوگر پیشاب اور خون میں۔
- جوڑوں کا درد عرق النساء۔
- چہرے پر کیل مہاسے وغیرہ۔
- زخم، پرانی چوٹ، ہڈی کا نہ جڑنا۔
- بلڈ پریشر کم یا زیادہ وغیرہ۔
- ڈیلائین اور خون کی کمی۔
- اعصابی امراض اور رعشہ۔
- سر درد ہر قسم کی۔
- نظر کی کمزوری اور سفید موتیا۔

خط لکھ کر مشورہ و معلومات مفت حاصل کریں۔ سابقہ علاج کی تفصیل ضرور لکھیں۔ اس کے علاوہ جرمنی، فرانس کی سیل بند ادویات رعائتی نرخ پر موجود ہیں۔

اوقات کار:۔ شام ۳:۳۰ تا ۸:۳۰ تعطیل: بروز اتوار

عزیز ہومیوپیتھک سٹور رحمٰن کالونی یونیورسٹی روڈ ربوہ

فون ۴۱۴ (۰۴۵۲۴) (۳۵۴۶۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جبوبِ مفیدِ اٹھرا

HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA

۲۰ گرام ——— ۱۵/- روپے
۶۰ گرام ——— ۴۵/- روپے

NASIR ناصر

ناصِر دواخانہ ربوہ

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص ——— مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار
فیصل آباد
فون ۲۲۱۳۴

پاکستان میں آٹومیٹک پلانٹ پر تیار کردہ

سُپر ایشیا واشنگ مشین

مکمل پلاسٹک باڈی ۔ شاک سے محفوظ

حسن ٹریڈرز
الناصر مارکیٹ ۔ ربوہ
فون : ——— ۴۵۴

نرینہ اولاد سے محروم حضرات، مرض اٹھراء کی شکار دُکھی عورتوں کیلئے اُمید کی کرن

اٹھراء کی گولیاں | نرینہ اولاد کیپسولز | بفضلِ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے | تبخیر معدہ کیلئے مفید گولیاں ایچ ۔ کے ۔ این گیس، سینہ کی جلن اور نظام ہضم کی درستی کیلئے بے مثل

طاقت کا سرچشمہ گولڈن پلز پٹھوں کی کمزوری اور اعضائے رئیسہ کے لئے بے حد مقوی آزمودہ

دواخانہ محافظ صحت مشہور زمانہ حکیم نظام جان کے فرزند حکیم عطاء الرحمٰن علوی (رجسٹرڈ) اینڈ سنز ۔ گول چوک اوکاڑہ ۔ برانچ : کوٹ نہال سنگھ گلی ۲ مکان ۲۴ مین سٹریٹ اوکاڑہ

٭ نرینہ اولاد سے محروم ٭ بے اولاد ٭ اٹھراء ٭ سوکھا ٭ گرمی ٭ گیس کا علاج کرنیوالے

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

چوک گھنٹہ گھر ۔ گوجرانوالہ
پوسٹ بکس ۱۹۰
فون ۷۴۸۴۴ ، ۷۶۴۹۷ ، ۰۴۳۱

زیرِ نگرانی : حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

برانچیں :۔ ربوہ : اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس ، ملتان : نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
لاہور : جوہر ٹاؤن فیز I بالمقابل مسجد چک مزنگ نزد آخری سٹاپ ممتاز مارکیٹ
وفاقی کالونی نیو کیمپس روڈ ، چوک قلعہ کالروالہ : تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ ، کراچی :
محمود آباد ۳ نزد شبینہ دواخانہ ، اسلام آباد : مکان نمبر ۲۰۲۹ گلی ۱۱ سیکٹر ۲/۱۰-۹
نزد انڈسٹریل ایریا

خواتین کیلئے انتظام کیساتھ

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس -/200
SPERMATOZOA COURSE
عورتوں کیلئے کورس -/100
STERILITY COURSE
ATHRA COURSE 90/ اٹھراء کورس
تفصیلی لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون : ۶۰۶ ، ۶۰۷ ، ۷۷۱

حنیف ہومیوپیتھک کلینک

۱۷۶ ۔ بینک سکوائر مارکیٹ
نزد شیزان بیکری ۔ ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور
موسم گرما کے اوقات کار :
اتوار سے جمعرات تک صبح ۱/۲ ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک
شام ۱/۲ ۵ بجے سے ۱/۲ ۷ بجے تک
ہر جمعہ کی شام اور ہفتہ کی صبح دواخانہ بند رہا کریگا
ہر مہینہ کے آخری پیر کے دن دواخانہ بند رہا کریگا

خاکسار : ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ
حال لاہور

پاکستان کے مانچسٹر فیصل آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت میں منفرد اور با اعتماد نام

NASA

ہمارا تعاون یقیناً آپ کے مسائل کو حل کرنے میں مددگار ثابت ہوگا ۔

ناسا اسٹیٹ ڈویلپرز اینڈ بلڈرز فیصل آباد

فون : آفس : ۴۴۲۸۶ ، ۴۷۰۹۲
رہائش : ۴۳۱۱۵
طالب دعا : سہیل مشتاق

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں ۔ (مینیجر)

٭ قدیمی ٭ اوّلین ٭ شہرہ آفاق

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر ۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

برانچیں

٭ کراچی : فون : ۴۱۳۲۵۱
٭ لاہور : 1-D-3 گلشن راوی
٭ ملتان : چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
٭ منڈی بہاؤالدین : بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
٭ رحیم یار خان : فون : ۴۷۹۹
٭ ربوہ : اقصیٰ چوک کالج روڈ ۔ فون نمبر ۵۵۸

نئی صدی کی محراب سے گزرنے کا حق ادا کیجئے

اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کیجئے

RJ

الرّحیم

جیولرز
خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی
فون : 629443 626280